اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقبول فرمایا ہے
صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرۂ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباس الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

کتاب ہذا کے متعلق بشارت نبویؐ صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرۂ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباس الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

نام کتاب	....	اقتباس الانوار
مترجم	....	مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی
	....	اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷
اشاعت	....	محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء
تعداد	....	پانچ صد (۵۰۰)
طباعت	....	حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور
ناشر	....	ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

حضرت خواجہ ابواسحاق شامی چشتی قدس سرہٗ

آں بندہ جمال رب ارنی، مجرد از اوقات ما دمنی، گم گشتہ در حضور معبود وارستہ از تقیدات، بحر شریعت و طریقت را کشتی قطب اوتاد حضرت ابواسحاق چشتی قدس سرہٗ اپنے وقت کے اکابر مشائخ اور رئیس اولیاء تھے۔ کشف و کرامات میں آپ آیات الہٰی میں سے ایک آیت تھے۔ آپ کی صحبت اکثر رجال الغیب کے ساتھ رہتی تھی۔ آپ کا لقب شریف الدین ہے۔ آپ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس سرہٗ کے مرید و خلیفہ تھے۔ لطائف اشرفی[1] میں لکھا ہے کہ آپ حق تعالیٰ کے غیبی حکم سے ملک شام سے بغداد جا کر حضرت خواجہ علو دینوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مرید ہوئے۔ حضرت شیخ نے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے عرض کیا کہ ابواسحاق شامی

سلسلہ چشتیہ کی وجہ تسمیہ

فرمایا آج سے تم ابواسحاق چشتی کہلاؤ گے اور چشت کی خلقت تم سے ہدایت حاصل کرے گی اور جو شخص تمہارا مرید ہوگا اسے بھی قیامت تک چشتی کہا جائے گا۔ چنانچہ تربیت کے بعد حضرت ابواسحاق چشتی کو حضرت اقدس نے خلافت دے کر چشت کی طرف روانہ کیا۔ اسی دن سے خواجگان چشت وجود میں آئے۔ ان کے سر حلقہ پنجتن یعنی پانچ بزرگ ہیں حضرت ابواسحاق چشتی، خواجہ ابواحمد چشتی، خواجہ ابومحمد چشتی، خواجہ ناصر الملۃ والدین ابویوسف چشتی اور خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس اسرارہم۔ یہ پانچ حضرات چشت میں رہتے تھے۔ اسی طرح ان کے خلفاء بھی ملک ہندوستان میں پنج تن ہیں، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار چشتی،

---

[1] مجموعہ ملفوظات اشرف جہانگیر سمنانی جو دو واسطوں سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیا قدس سرہٗ کے مرید تھے۔ غوث وقت تھے۔ آپکے ذریعے ہندوستان میں اسلام بہت پھیلا ہے۔ آپ حضرت خواجہ علاؤ الدین کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ حضرت خواجہ اخی سراج اور آپ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کے۔

حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء، حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس اسرارہم جس شخص کا شجرہ ان پنج تن کے ذریعے سابقہ پنج تن تک جا پہنچتا ہے وہ چشتی ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ چشت دو ہیں۔ ایک شہر ملک خراسان میں ہے۔ جو ہرات کے نواح میں ہے دوسرا ہندوستان میں ہے جو ملتان اور اوچ کے درمیان ہے[۱] ہمارے خواجگان کا تعلق ملک خراسان کے چشت سے ہے چنانچہ میر سید علاء الدین چشتی فرماتے ہیں کہ ؎

گر زہندوستان شدیم پدیدار   سبزۂ گلشن خراسانیم

(اگر ہم ہندوستان میں پیدا ہوئے تو کیا ہوا دراصل تو ہم خراسان کے باغ کا سبزہ ہیں۔)

یہ تفصیل مقدمہ کتاب میں بھی آچکی ہے۔

واقعہ خلافت سیر الاقطاب میں موقوم ہے کہ حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی چھ سات دن کے بعد افطار کرتے تھے اور وہ بھی تین لقموں سے زیادہ نہیں۔ جب آپ حضرت علو ممشاد دینوری قدس سرہٗ کی خدمت میں پہنچے تو آپ کے حکم کے مطابق سات سال تک خلوت میں ذکر لا الہ الا اللہ میں مشغول رہے۔ ان ایام میں آپ ساتویں طے کے بعد افطار کرتے تھے یعنی اکیس دن کے بعد چند لقمے روٹی اور تھوڑا سا پانی لیتے تھے[۲] حتیٰ کہ غیب سے آواز

---

[۱] اس دوسرے شہر چشت سے مراد شاید چشتیاں شریف ہے جو بہاولپور کے ضلع بہاولنگر میں واقع ہے اس سے معلوم ہوا کہ شاید یہ شہر حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی چشتی کے ورود سے پہلے چشت نام سے مشہور تھا اور یہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہاں ایک تو حضرت خواجہ معین الدینؒ کے بھانجے کا مزار ہے دوسرے حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکرؒ کے پوتے حضرت تاج سرور کا مزار ہے۔ یہ دونوں حضرات چشتی ہیں۔

[۲] طے کا روزہ اکثر تین دن کا متواتر روزہ ہوتا ہے۔ ساتویں طے کے بعد افطار کا مطلب شاید یہ ہے کہ آپ اکیس دن کے بعد کسی کھانے پینے کی چیز کو ہاتھ لگاتے تھے۔